JIHĀT-UL-ISLĀM
Vol: 17, Issue: 02, January – Jun 2024

OPEN ACCESS
JIHĀT-UL-ISLĀM
pISSN: 1998-4472
eISSN: 2521-425X
www.jihat-ul-islam.com.pk

انسانی سمگلنگ کا بڑھتا ہوا رجحان: اسباب اور تدارک: شریعت اسلامیہ کے تناظر میں ضلع قصور کے سماج کا تجزیاتی مطالعہ

The Rising Trend of Human Smuggling: Causes and Remedies: An Analytical Study of the Society of District Kasur in the Light of Islamic Shariah

Dr. Irfan *

Lecturer Islamiat, Govt Graduate College, Sahiwal

International Post-Doc Fellowship, Islamic Research Institute, IIU, Islamabad.

Dr. Zahoor Ullah Al-Azhari **

Head of Department, Islamic Studies, Al-Qadir University Project Trust, Jhelum.

ABSTRACT

*This research article, "**The Rising Trend of Human Smuggling: Causes and Remedies (An Analytical Study of the Society of District Kasur in the Light of Islamic Shariah),**" addresses one of the most pressing issues facing modern societies: human Smuggling. This illicit trade, a contemporary form of slavery, has severely undermined social fabric and humanity's shared values. Economic hardship, natural disasters, civil unrest, and wars are primary drivers of human Smuggling, with Pakistan being significantly affected. Each year, thousands of Pakistanis attempt illegal migration, often falling victim to Smugglers. The study aims to identify the root causes of human Smuggling, understand why Pakistani youth resort to illegal migration, and explore solutions through Islamic teachings. The research questions focus on the fundamental causes of human Smuggling, the compulsion behind illegal migration, and the perspective of Islamic Shariah on human Smuggling and Smugglers. By examining these issues, the study seeks to propose effective measures to curb human Smuggling, raise awareness about legal actions against Smugglers, and emphasize the sanctity of human life in Islam. The ultimate goal is to reduce the prevalence of human Smuggling through timely and effective interventions*

***Keywords**: Human Smuggling, Islamic Shariah, District Kasur, Illegal Migration, Sanctity of Human Life, Islamic Teachings on muggling.*

CC BY

تعارف

انسانی اسمگلنگ ایک عالمی نوعیت مسئلہ بن چکا ہے جو وقت کے ساتھ مختلف اشکال اختیار کر رہا ہے۔ عصر حاضر میں یہ انسانی سمگلنگ جدید غلامی کی ایک شکل بن چکی ہے جو دنیا بھر میں پائی جاتی ہے۔ انسانوں کی سمگلنگ ایک ایسا جرم ہے جو ہمارے سماجی ڈھانچے کو تباہ کر رہا ہے اور مشترکہ انسانیت کی بنیادوں کو کمزور کر رہا ہے۔ موجودہ دور میں لاکھوں مرد، عورتیں، اور بچے اس مکروہ تجارت کا شکار ہیں۔ انسانی اسمگلنگ کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص غیر قانونی طریقے سے کسی دوسرے ملک میں داخل ہونے اور بین الاقوامی سرحد پار کرنے کے لیے سمگلر کے ساتھ معاہدہ کرتا ہے۔ جس کو عام زبان میں "ڈنکی لگانا" کہا جاتا ہے، جس میں لوگ تقریباً 10 سے 12 لاکھ روپے سمگلر کو دے کر اپنی موت کا سودا کرتے ہیں۔ اور انسانی اسمگلنگ میں بتدریج مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور یہ خفیہ کاروبار کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ پاکستان سے دیگر ممالک میں لاکھوں افراد کی سمگلنگ ہو چکی ہے۔ ایف آئی اے (FIA) کی رپورٹ کے مطابق، ہر سال تقریباً 20 ہزار افراد غیر قانونی طریقے سے بیرون ملک جانے کی کوشش کرتے ہیں۔
جہاں معاشی اور معاشرتی حالات خراب ہوتے ہیں، وہاں انسانی اسمگلنگ کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ غربت، قدرتی آفات، شورش، معاشی بدحالی، اور جنگ جیسے عوامل انسانی اسمگلنگ کی اہم وجوہات ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ملکی و بین الاقوامی قوانین اور شریعت مطہرہ کی تعلیمات موجود ہیں، لیکن ان کا عملی نفاذ نہ ہونے کی وجہ سے یہ مسئلہ مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔ انسانی اسمگلنگ کو روکنے کے لیے قومی و بین الاقوامی تعاون، سخت قوانین کا نفاذ، عوامی شعور بیدار کرنا، شریعت مطہرہ کی تعلیمات کا فروغ، اور متاثرہ افراد کی بحالی کے لیے اقدامات ضروری ہیں۔
انسانوں کی تجارت جدید دور میں غلامی کی ایک بدترین شکل ہے جو دنیا کے ہر علاقے میں موجود ہے۔ انسانی سمگلروں کے منظم گروہ محنت و مشقت اور جنسی استحصال کے لیے مردوں، عورتوں، اور بچوں کی اسمگلنگ اور ان کی خرید و فروخت کے ذریعے بھاری منافع کماتے ہیں۔ انسانی تجارت کا شکار ہونے والی لڑکیوں کو جسم فروشی جیسے مکروہ کاموں میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ یہ گھناؤنا کاروبار اتنا چوری چھپے کیا جاتا ہے کہ اس کے حقیقی متاثرین کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ تاہم، انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (ILO) کے مطابق، ہر سال سات لاکھ سے چالیس لاکھ تک انسان بین الاقوامی سرحدوں کے آر پار پہنچائے جاتے ہیں۔
پاکستان میں یہ مسئلہ سنگین نوعیت کا ہے۔ غربت، قدرتی آفات، شورش، جنگ، اور قانون کی عدم موجودگی جیسے عوامل انسانی اسمگلنگ کی بنیادی وجوہات میں شامل ہیں۔ پاکستان میں اس مسئلے کی سنگینی کو کم کرنے کے لیے انسانی تجارت کی روک تھام کے قوانین کا جائزہ لے کر ان پر مؤثر عمل درآمد کرنا ضروری ہے۔

مادیت پرستی اور پیسے کی لالچ میں انسانی زندگیوں کو داؤ پر لگانے والوں کے خلاف سخت اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ ان ضمن میں درج ذیل اقدامات کیے جاسکتے ہیں:

- قوانین کا سخت نفاذ: انسانی اسمگلنگ کی روک تھام کے لیے بنائے گئے قوانین کا سختی سے نفاذ ہونا چاہیے۔ پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اس بارے میں خصوصی تربیت دی جانی چاہیے۔
- عوامی شعور بیداری: انسانی اسمگلنگ کے بارے میں عوام کو آگاہ کیا جانا ضروری ہے۔ میڈیا، تعلیمی ادارے، اور سماجی تنظیمیں اس ضمن میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔
- بین الاقوامی تعاون: بین الاقوامی سطح پر تعاون کو فروغ دیا جائے تاکہ اسمگلنگ کے گروہوں کا پیچھا کیا جاسکے اور انہیں گرفتار کیا جا سکے۔
- متاثرین کی بحالی: انسانی اسمگلنگ کے شکار افراد کی بحالی کے لیے خصوصی مراکز قائم کیے جائیں جہاں انہیں نفسیاتی، طبی، اور معاشی مدد فراہم کی جاسکے۔
- غربت کے خاتمے کے اقدامات: غربت اور بے روزگاری کو کم کرنے کے لیے حکومتی اور غیر حکومتی سطح پر اقدامات کیے جائیں تاکہ لوگ مجبوری میں اس مکروہ دھندے کا حصہ نہ بنیں۔

ان اقدامات کو بروئے کار لا کر انسانی اسمگلنگ کا مؤثر تدارک ممکن ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے اجتماعی کوششوں اور عملی اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ انسانیت کے اس بڑے مسئلے کا خاتمہ ہو سکے۔

بنیادی سوالات تحقیق

یہ تحقیقی مقالہ ان چند سوالات پر مشتمل ہے۔

- انسانی اسمگلنگ کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟
- غیر قانونی طریقے سے ملک پاکستان کے نوجوان باہر جانے پر مجبور کیوں؟
- شریعت اسلامیہ کی تعلیمات کی روشنی میں انسانی سمگلنگ کی روک تھام کیسے ممکن ہے اور انسانی اسمگلر کے بارے میں شریعت مطہرہ کا حکم کیا ہے۔؟

زیر نظر مقالہ بعنوان **"انسانی اسمگلنگ کا بڑھتا ہوا رجحان، اسباب اور تدارک (شریعت اسلامیہ کے تناظر میں ضلع قصور کے سماج کا تجزیاتی مطالعہ)"** میں انسانی اسمگلنگ کے بڑھتے ہوئے اسباب کی طرف نشاندہی کی جائے گی اور اس سنگین مسئلہ کے تدارک کے

لیے کیا اقدامات کیے جاسکتے ہیں، اور شریعت اسلامیہ کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل پیش کیا گیا ہے۔ اس قبل انسانی اسمگلنگ کیا ہے؟ اور انسانی جان کی حرمت اسلام کی نظر میں کیا ہے؟ اس کا بغور مطالعہ کیا گیا ہے۔

مقاصد تحقیق

- موثر اور بروقت اقدامات کو بروئے کار لا کر انسانی اسمگلنگ کے بڑھتے ہوئی شرح میں کمی لائی جاسکتی ہے۔
- انسانی سمگلنگ کے پس پردہ عوامل واسباب کے ادراک سے ممکنہ حل تلاش کیا جاسکتا ہے۔
- انسانی سمگلنگ میں ملوث افراد (اسمگلر) کو کیسے اس مکروہ فعل سے روکا جاسکتا ہے۔
- ایسے عناصر جو انسانی اسمگلنگ کا باعث بنتے ہیں ان کے خلاف قانونی کاروائی کرنے کی آگاہی پیدا کی جائے۔

انسانی اسمگلنگ کیا ہے؟

انسانی اسمگلنگ سے مراد کسی شخص کو جبری مشقت، جنسی استحصال، جبری شادی، گھریلو خدمت، یا جسمانی اعضاء کی فروخت جیسے کاموں کے لیے مجبور کرنا ہے، جس میں دھوکہ، جبر، لالچ، خوف، یا طاقت کے استعمال سے اس کی مرضی حاصل کی جاتی ہے۔ اس جرم کا شکار ہر عمر کے مرد، عورتیں، بچے، اور مخنث شامل ہوتے ہیں۔ یہ تعریف انگریزی اصطلاح "Human Trafficking" کے مفہوم کے مطابق ہے۔ دوسری جانب، "Human Smuggling" سے مراد کسی شخص کا اپنی مرضی سے غیر قانونی طور پر کسی دوسرے ملک میں داخل ہونے کے لیے کسی سمگلر یا ایجنٹ کی خدمات حاصل کرنا ہے۔ اس عمل میں سمگلر اس شخص کو مطلوبہ ملک کی سرحدوں کے اندر پہنچانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ یہاں دو اہم نکات یہ ہیں کہ ملک چھوڑنے والے شخص کی آزاد رضامندی شامل ہوتی ہے اور مطلوبہ ملک میں پہنچنے کے بعد سمگلر کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔

دنیا بھر میں دونوں طریقوں سے انسانوں کی سمگلنگ جاری ہے۔ انٹرنیشنل سنٹر فار مائیگریشن پالیسی ڈویلپمنٹ کے مطابق، "Human Smuggling" ریاست کے خلاف جرم ہے جس میں سمگلنگ کا شکار فرد کے بنیادی انسانی حقوق پامال نہیں ہوتے اور نہ ہی عوام الناس کی زندگی پر اس کا براہ راست اثر پڑتا ہے۔[1]

انسانی اسمگلنگ ایک اہم اور سنگین مسئلہ ہے جس کے اثرات وسیع پیمانے پر محسوس کیے جاتے ہیں۔ انسانی اسمگلنگ میں متاثرین کی زندگی کو شدید نقصان پہنچتا ہے اور ریاستی قوانین کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اس لیے مؤثر قانون سازی، اس پر عمل درآمد، اور عوامی شعور کی بیداری ضروری ہے تاکہ اس مکروہ دھندے کا خاتمہ کیا جاسکے۔

انسانی اسمگلنگ کا تصور

انسانی تاریخ کے آغاز سے ہی ایک انسان ہی انسانیت کے ساتھ ناروا سلوک کرتا رہا ہے۔ لالچ اور خود غرضی نے ہمیشہ طاقتوروں کو کمزوروں پر ظلم کرنے پر اکسایا ہے۔ طاقتور افراد نے کمزوروں کو غلام بنایا، جبری مشقت کروائی، ان کے بنیادی حقوق سلب کیے، اور بعض اوقات قتل تک کے مرتکب ہوئے۔ افسوس کہ ان جرائم پر شاذ و نادر ہی کسی کو سزا ملی۔

ارتقاء اور انسانی حقوق کی بہتر آگاہی کی وجہ سے قدیم غلامی کی روایات اب ماضی کا حصہ بن چکی ہیں۔ مگر انسانوں کی تجارت (خرید و فروخت) کا یہ مکروہ بزنس قدیم زمانوں سے چلا آرہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے دور میں بھی غلامی موجود تھی۔ حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، اور حضرت صہیب رومیؓ جیسے عظیم صحابہ بھی غلامی کے اس دور سے گزرے۔ تاہم، نبی اکرم ﷺ نے "**بیع الحر حرام**" (آزاد انسان کی خرید و فروخت حرام ہے) کا اعلان کر کے آزاد انسانوں کی تجارت کو ممنوع قرار دیا اور قیامت تک کے لیے حرام ٹھہرایا۔ (2) یہ واضح ہے کہ انسانی تاریخ میں ظلم و ستم اور غلامی کی تاریک روایات موجود رہی ہیں، مگر اسلام نے ان روایات کو ختم کرنے کی راہ دکھائی۔ آج بھی ہمیں ان تعلیمات کی روشنی میں ظلم اور استحصال کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے اور ہر انسان کے بنیادی حقوق کی حفاظت کو یقینی بنانا چاہیے۔

انسانی فطرت میں جدت لانے کی حیرت انگیز صلاحیت موجود ہے، اور اسی صلاحیت کا منفی استعمال کرتے ہوئے قدیم غلامی کی روایات کو انسانی اسمگلنگ کی شکل میں ڈھال دیا گیا ہے۔ اس مکروہ عمل میں انسانوں کو جبری مشقت، اعضاء کی فروخت، اور جسم فروشی جیسے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق، کسی بھی شخص کو طاقت، جبر، اغوا، دھوکہ دہی، مجبوری کا فائدہ اٹھا کر یا رقم کی لین دین کے ذریعے استحصال کرنا انسانی اسمگلنگ کہلاتا ہے۔

انسانی اسمگلنگ ہر انسان کے خلاف ایک سنگین جرم ہے کیونکہ اس میں اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر اسے استحصال کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ یہ اسمگلنگ اندرون ملک بھی ہو سکتی ہے اور بیرون ملک بھی۔ اقوام متحدہ کے ادارے UNODC کی رپورٹ کے مطابق، تقریباً ہر ملک اس انسانیت سوز ظلم سے متاثر ہے۔ ہر سال لاکھوں لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ UNODC کے مطابق، کسی شخص کو مالی یا ذاتی فائدے کی خاطر غیر قانونی طور پر کسی دوسرے ملک میں لے جانا انسانی اسمگلنگ کہلاتا ہے۔

اسمگلنگ کے شکار افراد کو بیرون ملک نوکری کے سبز باغ دکھائے جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے نوکری کے اشتہارات اور میرج بیوروز کا سہارا لیا جاتا ہے۔ بعض اوقات اسمگل کیے جانے والے لوگوں کو ان کے کام کی نوعیت کے بارے میں بتایا جاتا ہے، لیکن ان حالات کے بارے میں بے خبر رکھا جاتا ہے جن کا انہیں سامنا کرنا پڑے گا۔ اکثر لوگ اپنی ساری جمع پونجی لٹا بیٹھتے ہیں اور سمگلرز کے

مقروض بن جاتے ہیں، بالآخر وہ انسانی اسمگلنگ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

عصر حاضر میں انسانی اسمگلنگ معاشرے کو درپیش سب سے سنگین مسائل میں سے ایک ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ مختلف شکلیں اختیار کرتی جارہی ہے۔ اس مسئلے کے تدارک کے لیے عالمی سطح پر مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہے تاکہ انسانی اسمگلنگ کے خلاف مؤثر اقدامات کیے جاسکیں اور اس کے شکار افراد کو انصاف فراہم کیا جاسکے۔

زمانہ ماضی میں غلامی کا تصور عام لفظوں میں موجود تھا، مگر آج کے دور میں انسانی اسمگلنگ جدید غلامی کی ایک صورت بن چکی ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیم "واک فری" کے مطابق، "گلوبل سلیوری انڈیکس" میں ظاہر ہوتا ہے کہ تقریباً 50 ملین افراد جدید غلامی کی مختلف حالتوں میں زندگی گزار رہے ہیں۔[3] انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (ILO) کی ایک رپورٹ کے مطابق، مزدوری، جبری مشقت اور جنسی استحصال کے لیے مردوں، عورتوں اور بچوں کی اسمگلنگ اور خرید و فروخت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ہر سال تقریباً 20 سے 40 لاکھ انسان بین الاقوامی سرحدوں کے آرپار غیر قانونی طور پر منتقل کیے جاتے ہیں۔

انسانی سمگلنگ کے شکار افراد کون ہیں؟

انسانی اسمگلنگ کی روک تھام میں سرگرم سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کی رپورٹوں اور تحقیقات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسانی اسمگلنگ کے شکار زیادہ تر وہ افراد ہوتے ہیں جو بہتر زندگی کی تلاش میں ترقی یافتہ ممالک کا رخ کرتے ہیں۔ انسانی اسمگلر ان افراد کو آسان شکار سمجھتے ہیں جو معاشی مواقع کی تلاش میں ہوں اور ان کے لیے سستے سفر، نقل و حرکت کی آزادی، اور ملازمت کے پرکشش وعدے جیسے فریب دہندہ خواب انہیں جال میں پھنسانے میں مدد کرتے ہیں۔ عام طور پر یورپی یونین اور دیگر خوشحال ممالک میں عورتوں اور بچوں کی اسمگلنگ زیادہ ہوتی ہے۔ اگر والدین بچوں کی اسمگلنگ میں ملوث ہوں تو بچے بدترین استحصال کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انسانی اسمگلنگ میں چند عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں:

1. بہتر معیار زندگی اور اچھا رہن سہن
2. اعلیٰ تعلیم تک رسائی
3. بدسلوکی اور امتیازی سلوک سے بچاؤ
4. روزگار کے بہتر مواقع
5. سستی مزدوری کی طلب
6. جنسی خدمات کی طلب

7. زیادہ اجرتیں اور کام کا بہتر ماحول

یہ عوامل لوگوں کو جلدی سے انسانی اسمگلروں کے چنگل میں پھنسا دیتے ہیں۔ انسانی اسمگلنگ کا شکار عام طور پر نوجوان معصوم لڑکیاں ہوتی ہیں جنہیں ان کے آبائی ممالک سے ورغلا کر لایا جاتا ہے اور جبراً امریکہ اور یورپی ممالک کی سیکس انڈسٹری میں بھیج دیا جاتا ہے۔ مردوں، عورتوں اور بچوں کو جبری مشقت اور جنسی استحصال کے لیے سمگل کیا جاتا ہے۔ انسانی اسمگلر ان افراد کو نشانہ بناتے ہیں جو بنیادی ضروریات زندگی کے حصول کی جدوجہد میں مصروف ہوتے ہیں۔ اسمگلر ایسے معاشروں اور طبقات کا انتخاب کرتے ہیں جہاں عورتوں اور لڑکیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ بعض ممالک سے سیاحت کے فروغ کے نام پر اور بعض سے سستی لیبر اور غیر محفوظ کام کے لیے عورتوں کو سمگل کیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی اسمگلنگ کے شکار افراد اکثر داخلی خلفشار، خانہ جنگی اور معاشی بحران کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں۔ زیادہ تر شکار ایشیاء کے غریب اور پسماندہ ممالک کے افراد ہوتے ہیں۔ 2006 کی کانگرس کی سالانہ رپورٹ کے مطابق انسانی اسمگلنگ کے شکار زیادہ تر افراد گنجان آباد ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔[(4)]

بین الاقوامی انسانی اسمگلنگ اور راستے

امریکی محکمہ خارجہ کی 2009ء کی انسانی سمگلنگ کی رپورٹ میں آیا ہے کہ پاکستان سے متعدد مرد، خواتین اور بچے جبری مشقت اور جنسی استحصال کے مقاصد کے لیے انسانی سمگلنگ کا شکار ہوتے ہیں۔ اس مسئلے کے حل کے لیے، حکومت پاکستان نے انسانی سمگلنگ کے بڑھتے ہوئے جرم کو روکنے کے لیے دو نئے قوانین بنائے: Prevention of Trafficking in Persons Act 2018 اور Prevention of Smuggling of Migrants Act 2018۔ فیڈرل انویسٹیگیشن ایجنسی (FIA) کی رپورٹ کے مطابق، سالانہ اوسطاً 20,000 افراد غیر قانونی طریقے سے انسانی سمگلنگ کا شکار ہوتے ہوئے پاکستان سے ایران اور ترکی کے راستے یورپ میں داخل ہوتے ہیں۔[(5)] ایف آئی اے کی 2019ء کی رپورٹ کے مطابق، 600 سے زائد لڑکیوں کو جنسی استحصال کے لیے یورپ بھیجا گیا۔[(6)]

انسانی سمگلنگ کے لیے استعمال ہونے والے راستے میں بلوچستان بارڈر سے تفتان بارڈر کے ذریعے ایران اور افغانستان بارڈر اور RCD ہائی وے شامل ہیں۔ ان افراد کو ایران میں داخل ہونے کے بعد ترکی کے ذریعے پھر یورپ جایا جاتا ہے۔ انسان سمگلنگ کے بین الاقوامی راستے کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

1. بلوچستان بارڈر سے تفتان بارڈر کے ذریعے ایران
2. افغانستان بارڈر اور RCD ہائی وے کے ذریعے ایران

3. ایران سے ترکی

4. ترکی سے یورپ

انسان سمگلنگ کے بین الاقوامی راستے ذیل تصویر میں پیش ہیں۔

شکل 1: انسانی سمگلنگ کے بین الاقوامی راستے

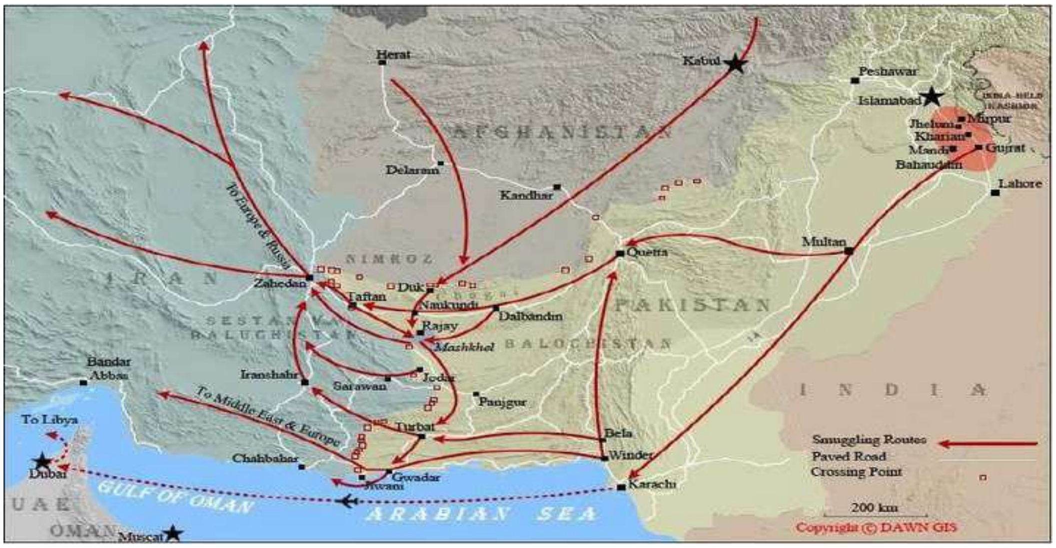

پاکستان میں انسانی اسمگلنگ اور ایف آئی اے (FIA)

پاکستان میں انسانی اسمگلنگ کی روک تھام میں ایف آئی اے (Federal Investigation Agency - FIA) کا کردار انتہائی اہم ہے۔ ایف آئی اے کا امیگریشن ونگ، جو 1975ء میں قائم ہوا، بین الاقوامی سطح پر سالانہ 22 ملین سے زائد مسافروں کی نقل و حرکت کو منظم کرتا ہے۔ اس ونگ نے 2018ء سے پریوینشن آف ٹریفکنگ ان پرسنز ایکٹ 2018 اور پریوینشن آف سمگلنگ آف مائیگرنٹ ایکٹ 2018 کے نفاذ میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ایف آئی اے کا یہ ذیلی ادارہ انسانی اسمگلنگ کی روک تھام کے لیے متعدد اقدامات کر رہا ہے، جن میں انسانی اسمگلنگ کے نیٹ ورکس کو توڑنا، متاثرین کی شناخت اور بازیابی، اور قانونی کارروائیاں شامل ہیں۔ ایف آئی اے کی رپورٹ کے مطابق، انسانی اسمگلنگ کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے، اور اس کے تدارک کے لیے مزید سخت اقدامات کیے جا رہے ہیں۔[7]

ایف آئی اے کی رپورٹ کے مطابق، گزشتہ سالوں سے انسانی اسمگلنگ کے معاملات میں بڑھتا ہوا رجحان دیکھا جا رہا ہے، جس پر

امیگریشن ونگ مختلف تدابیر اور قوانین کی تنظیم کے ذریعے یقینی بناتا ہے کہ انسانی سمگلنگ کے خلاف کارروائی میں ان کا فعال کردار جاری رہے گا۔

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے ایک تحقیقی رپورٹ جاری کی ہے، جس کے مطابق پاکستان میں انسانی اسمگلنگ کو ایک ذریعہ، راہداری اور منزل کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ گزشتہ چار سالوں کے دوران ملک بھر سے 80 ہزار سے زائد انسانی اسمگلنگ کے واقعات سامنے آئے ہیں، اور اس کے متاثرین میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں۔[8]

ایف آئی اے مختلف قومی اور بین الاقوامی اداروں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے تاکہ انسانی اسمگلنگ کے خلاف جنگ میں مؤثر حکمت عملی اپنائی جا سکے۔ اس کے علاوہ، ایف آئی اے عوامی آگاہی مہمات بھی چلا رہی ہے تاکہ لوگوں کو انسانی اسمگلنگ کے خطرات اور اس سے بچنے کے طریقوں سے آگاہ کیا جاسکے۔

شریعت اسلامی کی روشنی میں انسانی سمگلنگ

انسانی سمگلنگ شریعت اسلامیہ اور پاکستانی قانون کی رو سے انسانیت اور اس کے اقدار اور انسانی محفوظ وجود کے لیے ایک سنگین مجرمانہ عمل ہے۔ جس کی روک تھام بہت ضروری ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں انسانی جان کی حرمت اور تقدس پر بہت زور دیا گیا ہے ذیل میں قرآن اور سنت کی روشنی میں انسانی جان کی حرمت وتقدس کے حوالے دلائل حسب ذیل ہیں۔

انسانی جان کی حرمت وتقدس

انسان کی جان کی جو قدر وقیمت ہے، اس کو اس کا پورا اندازہ ہے اس لیے اس نے دوسرے تمام مذاہب کے برعکس انسان کی جان کی ہر حال میں حفاظت اور کسی بھی صورت اور طریقے سے اس کو تلف نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾[9] "اور اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو۔ یقیناً اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔" اور مزید برآں ایک اور آیت کریمہ میں رب تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ﴾[10] "اور اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاکت میں نہ ڈالیں۔"

پہلی آیت میں انفس سے مراد تمہاری جنس سے جو مومن ہیں کیونکہ مومن ایک جان کی طرح ہیں، وہ ایسے کام نہ کرے جس سے اس کی جان کا ضیائع نہ کرے جیسا کہ بعض لوگ غیر قانونی طریقے سے بین الاقوامی بارڈر کو عبور کرکے دوسری ملک کی سرحد میں داخل ہو کر اپنی جان کو خطرے میں ڈال لیتے ہیں۔ اور دوسری آیت میں حکم دیا گیا ہے کہ تم اپنے نفسوں کو ہلاکت میں مت ڈالو۔

یعنی اپنے آپ ایسے کام نہ کرو جو آپ کی جان کے ہلاکت کا باعث بنے۔ غیر قانونی طریقے سے بیرون ملک جانا بھی خودکشی کے ضمن میں آتا ہے جو کہ حرام ہے۔ چونکہ یہ بیرون ملک غیر قانونی طریقے سے جانا بھی خود کو ہلاک کرنے کی یہ ایک بہت نمایاں صورت ہے، لہٰذا یہاں اس کی سخت وعید بیان کی گئی ہے، چنانچہ اس طرح خود کو ہلاک کرنے کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے پہاڑ سے گر کر خودکشی کی وہ مسلسل جہنم میں گرتا رہے گا اور جس نے زہر کھا کر خودکشی کی (قیامت کے دن) وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں اسے ہمیشہ کھاتا رہے گا اور جس نے چھری کے ذریعے خود کو قتل کیا ،(قیامت کے دن) وہ چھری اس کے ہاتھ میں ہوگی اور دوزخ کی آگ میں ہمیشہ وہ چھری اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔“[11]

یہ دنیا دار الامتحان ہے۔ یہاں جو بھی عمل کیا جائے گا اس کا آنے والی دوسری زندگی میں حساب دینا پڑے گا۔ اسی کے اعتبار سے انسان کو اجر ملے گا۔ دنیا میں مصائب و مشکلات، پریشانیوں اور بیماریوں سے دوچار ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اپنے تخلیق کیے جانے کے مقصد کو فراموش کر دے اور اس سے نجات پانے کے لیے جائز اور بہتر تدبیر اختیار نہ کرے۔

اسلام کے مطابق، انسان کا وجود ایک امانت ہے۔ انسان کو اپنے جسم میں وہی تصرف جائز اور درست ہے جس کی شریعت نے اجازت دی ہو۔ وہ اپنے منشاء و مزاج کے مطابق اپنے جسم کو نقصان پہنچانے یا اس میں تبدیلی کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ اپنی حفاظت کرنا اس کا شرعی فریضہ ہے، اور صحت جسمانی کو برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کرنا، امانت کے تقاضے کے تحت اس کی ذمہ داری ہے۔[12]

دنیا میں ہر لمحہ اور ہر منزل پر انسان کو نئے نئے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ مسائل کبھی خوشگوار بھی ہوتے ہیں اور کبھی تکلیف دہ بھی۔ اس میں وہی شخص کامیاب اور کامران ہے جو ہر طرح کی پریشانیوں کا سختی سے مقابلہ کرے اور زندگی کے آخری منزل تک پہنچ جائے۔ جو شخص شدید مصائب و مشکلات میں صبر کا دامن چھوڑ بیٹھے اور جلد بازی یا بے صبری میں ایسے اقدامات کر لیتا ہے جو اس کی جان کے لیے ہلاکت کا باعث بن جاتے ہیں، وہ اپنی متاع حیات کو گنوا بیٹھتا ہے۔ انسان کو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے سے بھی منع کیا گیا ہے تا کہ وہ زیادہ مال و حرص یا دیگر وجوہات کی بناء پر انسانی اسمگلروں کے ہاتھوں اپنی جان نہ گنوا بیٹھے۔

انسانی جان کی حرمت فکر اسلامی کی روشنی میں

اِسلام تکریم اِنسانیت کا دین ہے اسلام کسی شخص کو نہیں اجازت دیتا کہ وہ خود اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے، اور نہ کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی انسان کی جان کو ختم کرے۔ اسی لیے جو رفعت و بلندی اسلام نے انسانی جان کو عطا کی ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام نے بغیر کسی وجہ کے ایک فرد کے قتل کو تمام انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔

انسانی جان کی حرمت قرآن کی روشنی میں

اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت اور حرمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے بغیر کسی وجہ کے ایک فرد کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تکریم انسانیت کے حوالے سے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾[13] "جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد پھیلانے کی سزا کے بغیر ناحق قتل کر دیا گیا، تو گویا اس نے معاشرے کے تمام لوگوں کو قتل کر دیا۔"

اسلام میں انسانی خون کو انتہائی قیمتی قرار دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے فرد کو ناجائز و ناحق موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے تو دین اسلام میں اس کے لیے مناسب سزا مقرر کی گئی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى﴾[14] "اے ایمان والو! تم پر مقتول افراد کے بارے میں برابری کرنا فرض کر دیا گیا ہے۔"

اسلام نے انسانی جان کو انتہائی محترم قرار دیا ہے اور ایک انسان کے قتل کو تمام انسانوں کے قتل کے مترادف ٹھہرا کر جان کی حفاظت کی اہمیت کو بڑھاوا دیا ہے۔ اس اصول کی مانند دنیا کے مذہبی، اخلاقی اور قانونی تعلیمات میں کوئی بھی موازنہ نہیں پایا جاتا، یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا﴾[15] "جس نے کسی انسان کو بغیر قصاص خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا، اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا، اور جس نے کسی انسان کی جان بچائی، اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخشی۔"

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾[16] "قتل نفس کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ" اسلام میں انسانی قتل کے حوالے سے آخرت میں بھی شدید عذاب سے ڈرایا گیا ہے کہ کسی کو قتل کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ [17]

"جو شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غصب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔"

انسانی حرمت سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسانی خون کی اہمیت اور اس کے تحفظ اور خون کی حرمت کو بیان کیا ہے بالکل اسی طرح حضور اکرم

ﷺ نے احادیث مبارکہ کے ذریعے بھی انسانی خون کی اہمیت کو پیش کیا ہے۔ اسلام امن وسلامتی کا دین ہے۔ دین اسلام میں انسانی جان کی حرمت و تقدس کا اندازہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کسی مومن کا (ناحق) قتل اللہ کے نزدیک پوری دنیا تباہ ہونے سے کہیں زیادہ بڑی چیز ہے۔[18] حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالی کے نزدیک دنیا کا زوال اور اس کی بربادی کس مسلمان کو (ناحق) قتل کرنے سے زیادہ حقیر اور آسان ہے۔[19]

مسلمانوں کے ساتھ ساتھ حضور اکرم ﷺ نے اسلامی مملکت میں رہائش پذیر غیر مسلموں کی جان کی حرمت کے بارے میں بھی واضح ہدایات دی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مار ڈالا ذمی کو کہ اس کو پناہ تھی اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی تو اس نے توڑ ڈالا اللہ کی پناہ کو اور نہ سونگھے گا وہ خوشبو جنت کی۔ [20] حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو قیامت کی ہولنا کیوں اور سختی سے ڈراتے ہوئے فرمایا کہ "پہلے جو فیصلہ کرے گا اللہ تعالی قیامت میں بندوں کے خون کا ہو گا۔ [21] اسی طرح ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون مسلم کی حرمت کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: "(اے کعبہ) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! مومن کے جان ومال کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے اور ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہئے۔"[22]

انسانی اسمگلنگ کے محرکات اور اسباب

انسانی اسمگلنگ اس وقت عالمی نوعیت کا ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے۔ پاکستانی نوجوان بے روز گاری، ناانصافی، بنیادی حقوق کے عدم تحفظ، دہشت گردی اور زیادہ مال کی حرص ولالچ اور کئی دیگر مسائل کی وجہ سے غیر قانونی طریقے سے بیرون ممالک جانے کے لیے ایسے گروہ کا شکار بن جاتے جو انسانی اسمگلنگ کے دھندے میں فعال ہوتے ہیں۔ اور پاکستان کے پسماندہ علاقوں اور چھوٹے شہروں سے تعلق رکھنے والے لوگ اس انسانی اسمگلنگ کا شکار بنتے ہیں۔ ضلع قصور کا شمار پاکستان کے چھوٹے شہروں میں ہوتا ہے اس شہر سے بھی ہزاروں لوگ اس انسانی اسمگلنگ کا شکار ہوئے ہیں۔ اس تحقیقی مقالہ میں انسانی سمگلنگ کے شکار افراد کا انٹرویو کر کے مکروہ فعل کے پس پردہ جو اسباب و محرکات ہیں ان کو سامنے لا اس مسئلہ کی سنگینی کا احساس جائے۔

انسان کو اللہ تعالی نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس کی جان کی قیمت کعبہ کی حرمت سے بڑھ کر ہے اور مقاصد شریعہ میں ایک اہم مقصد حفظ جان ہے، اس سنگین فعل میں بہت سے انسان اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ انسان کی جان کے تحفظ اور اس مکروہ

فعل کی روک تھام کے کے لیے مضبوط اقدامات کی ضرورت ہے اور موثر پالیسی بنا کر بڑھتی ہوئی انسانی سمگلنگ کا سدباب کیا جائے اور انسانی اسمگلر کی بیخ کنی کی جائے۔ اور حالیہ چند سالوں میں انسانی اسمگلنگ کا رجحان بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے اور نوجوان نسل غیر قانونی طریقے بین الاقوامی سرحدوں کو عبور کر کے دوسرے ممالک کا رخ کرتے ہیں، اور یوں وہاں وہ لوگ قید ہو جاتے ہیں یا دوران سفر ہی اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اس سنگین جرم کے شکار افراد کے حالات اور واقعات کا مطالعہ کیا جائے تو اس کے پیچھے جو اسباب و محرکات ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

①. گھریلو پریشانیاں

گھر وہ واحد جگہ ہے جہاں انسان باہر کے شور شرابے، ہنگامے اور تھکاوٹ سے بھاگ کر پناہ لیتا ہے۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ اس کی فضاء اور ماحول انتہائی پر سکون اور اطمینان بخش ہو۔ وہ لوگ فکر روزگار کی تلاش میں صبح سے لے کر شام تک گھر سے باہر رہتے ہیں اور شام کو جب گھر پہنچتے ہیں تو گھریلو ناچاکیاں شروع ہو جاتی ہیں اور گھر میں سکون کی بجائے لڑائی جھگڑے کا سماں دیکھنے کو ملتا ہے وہ گھر جنت کی بجائے جہنم کا نقشہ پیش کرتا ہے تو اس سے انسان کا سکون و اطمینان ختم ہو جاتا ہے۔ تو ایسے گھروں میں رہنے والے افراد اپنی زندگی سے تنگ ہو جاتے ہیں تو وہ اس کے سامنے اس طرح کے آپشن موجود ہوتے ہیں کہ وہ بیرون ملک جا کر بہتر روزگار تلاش کر کے چند پیسے کما کر خوشحال زندگی بسر کر سکیں۔ اس طرح وہ اپنی زندگی کی بازی لگا کر انسانی اسمگلر کا شکار ہو جاتے ہیں۔

②. زیادہ مال کی حرص و لالچ

زیادہ مال کی حرص و لالچ انسانی سمگلنگ کا ایک بڑا سبب ہے۔ مادی فوائد کے لالچ میں، سمگلر انسانی جانوں کی قیمت پر اپنا منافع بڑھانے کے لیے کسی بھی حد تک جانے کو تیار ہوتے ہیں۔ یہ لوگ دوسروں کی مشکلات اور مجبوریوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں غیر قانونی طریقوں سے دوسرے ممالک میں بھیجتے ہیں، جس سے ان کی زندگیوں کو شدید خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ مال و دولت کی اس بے جا طلب نے انسانیت کو پس پشت ڈال کر انسانی اقدار کو مجروح کیا ہے، اور یہی حرص و لالچ انسانی سمگلنگ کے بڑھتے ہوئے رجحان میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اور اسی طرح بہت سے افراد زیادہ مال کمانے کی لالچ میں یہ غیر قانونی رستہ اختیار کرتے ہیں۔ اکثر نوجوان یورپی ممالک جانے کے نشے میں اس طرح کا سنگین قدم اٹھاتے ہیں اور بیرون ملک جانے کے خواب کو پورا کرنے کے لیے انسانی سمگلرز کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔

③. معاشرتی حقوق میں عدم مساوات

معاشرے میں رہتے ہوئے اگر کسی کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے تو وہ انصاف کے مطالبے کا حق رکھتا ہے، اور اس کو انصاف دینا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ اگر معاشرے میں مساوی رویہ نہ رکھا جائے امیر اور طاقتور کو جلد انصاف مل جائے اور غریب کو رد کر دیا جائے، کسی جرم پر کمزور کو فوراً سزا دی جائے اور امیر کے ساتھ نرم رویہ رکھا جائے تو اس کے ردعمل میں کمزور مایوس ہو جائیں گے اور طاقتور ظلم و جبر پر دلیر ہو جائیں گے۔ یہی دوہرا رویہ غریبوں اور کمزوروں میں مایوسی اور ناامیدی کو جنم دیتا ہے اور اسی مایوسی و ناامیدی کی وجہ سے بہت سے افراد انسانی سمگلنگ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اس کلچر کے خاتمے کے لیے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا پروردگار ایک ہے، اور بے شک تمہارے والد (آدم علیہ السلام) ایک ہیں۔ کسی عرب کو غیر عرب پر، اور کسی غیر عرب کو عرب پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اور کسی سفید فام کو کالے فام پر، اور نہ کالے فام کو سفید فام پر فضیلت حاصل ہوتی ہے، مگر تقویٰ کے علاوہ۔"[23]

④. غربت و بے روزگاری

غربت انسانی زندگی سے خوشیاں اور سکون کسی دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے۔ جب سر پر بھوک منڈلائے اور بنیادی ضروریات پورا کرنے کے لیے معقول وسائل نہ ہوں تو خوشحال زندگی کسی دیوانے کا خواب معلوم ہوتی ہے۔ پاکستان کے کئی مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ غربت ہے جس سے دیگر کئی مسائل جنم لیتے ہیں۔ جرائم، جہالت، معاشرتی و اقتصادی پسماندگی ان کی جڑ غربت ہی ہے۔ غربت پر قابو پائے بغیر کسی بھی معاشرے کا ترقی کی راہ پر گامزن ہونا ممکن نہیں۔ غربت تمام مسائل کی جڑ ہے۔ ملک پاکستان میں نوجوان، بچے جہاں رزق، تعلیم و صحت، روزگار جیسے بنیادی حقوق سے محروم ہیں وہیں جبری مشقت، اغواء برائے تاوان اور جنسی تشدد، انسانی اسمگلنگ جیسے مظالم کا بھی شکار ہیں۔ انسانی اسمگلنگ کا شکار ہوئے افراد کا انٹرویو اور سروے کرتے ہوئے یہ بات واضح طور پر سامنے آئی ہے کہ غیر قانونی طریقے سے بین الاقوامی سرحدوں کو عبور کر کے بیرون ملک جانے کے پیچھے جو بنیادی سبب ہے وہ غربت ہے۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی اور امن و سکون کے لیے معاشی ترقی و معاشی استحکام بہت ضروری ہے۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک امن کی فضا قائم نہ ہو۔ غربت، معاشی ناہمواری، بے روزگاری اور ظلم و استحصال جیسے عناصر انسانی اسمگلنگ کے فروغ میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بے روزگاری کے حوالے سے فرمایا: "كاد الفقر ان يكون كفرا"[24] "غربت و افلاس انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے۔"

⑤. معاشی بدحالی

ملکی معیشت کی زبوں حالی ہر پاکستانی کے لئے سوزاں روح بنی ہوئی ہے، کیونکہ ملکی معیشت شدید بدحالی کا شکار ہے جس کی وجہ سے غربت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اس حالت کی وجہ وسائل کی کمی نہیں، بلکہ یہ ہمارے رہنماؤں کی ناکامی، بدنامی اور دولت اور مال کی ہوس ہے۔ ملک وملت کی ترقی اس کی معاشی پیشرفت اور خوشحالی پر منحصر ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک کے معاشی حالات دن بہ دن بدتر ہو رہے ہیں، جس کی وجہ سے نوجوان نسل میں مایوسی کی لہر پیدا ہو رہی ہے۔ بہت سے تعلیم یافتہ نوجوان مجبور ہوتے ہیں کہ وطن چھوڑ کر بیرون ملک مقیم ہوں، اور اکثر اوقات انہیں غیر قانونی طریقوں سے بیرون ملک جانے کا راستہ اختیار کرنا پڑتا ہے، جس سے وہ انسانی اسمگلنگ کے شکار ہو جاتے ہیں۔

⑥. بے روزگاری

بے روزگاری ہمارے معاشرے کا ایسا روگ ہے جو بے شمار برائیوں اور طرح طرح کے جرائم پھیلنے کا سبب بن رہا ہے اگر نوجوانوں کو اچھی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ بہتر روزگار بھی فراہم کیا جائے تو جرائم کی شرح میں کافی حد تک کمی آسکتی ہے مگر افسوس کہ بے روزگاری کی شرح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ آج کل جس طرف دیکھئے بے روزگاری کا رونا رویا جا رہا ہے حالات کی ستم ظریفی دیکھئے کہ کئی نوجوان تو نامور تعلیمی اداروں سے پڑھ کر بھی چہرے پر بے یقینی اور ناکامی کا لیبل (Label) سجائے باہر آتے ہیں۔ اور جب بے روزگاری کی وجوہات پر غور کیا جائے تو اس ضمن میں آبادی میں بے تحاشہ اضافہ، ناخواندگی، ناقص تعلیمی نظام کا تسلسل، تکنیکی تعلیم کی کمی، اقرباء پروری، سیاسی عدم استحکام، جانبداری اور خراب اقتصادی حالات وغیرہ بے روزگاری کی بنیادی وجوہات میں شامل ہیں۔ پاکستان کی کل آبادی کا تقریبا 65 فیصد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ اور اس وقت انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کی رپورٹ کے مطابق 15 سے 24 سال کے 10.8 فیصد نوجوان بے روزگار ہیں۔ 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے ناامید ہیں۔ افسردگی اور مایوسی کی وجہ سے غیر قانونی کاموں کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ اور انسانی اسمگلنگ کے پیچھے جو سب سے بڑی وجہ سامنے آئی وہ نوجوان نسل کا بے روزگار ہونا ہے۔

⑦. ملکی حالات

جب کسی ملک میں اجتماعی، معاشی یا سیاسی بحران ہوتا ہے، وہاں انسانوں کی معیشت متاثر ہوتی ہے اور زیادہ تر افراد محاذ طلب ہو جاتے ہیں۔ ان افراد کو بہتر معیشت کے لیے ملک بدلنے کی تمنا ہوتی ہے، اور انسانی سمگلنگ ایک وجہ بن جاتی ہے جس کے ذریعہ وہ مختلف

ممالک کو جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسانی سمگلنگ عموماً وہاں بڑھتی ہے جہاں لوگوں کی معیشت متاثر ہوتی ہے، جیسے کہ جنگ، قدرتی آفات، معاشی بحران یا سیاسی انتشارات۔ ایسے مواقع میں لوگ مختلف ممالک کو بھاگتے ہیں تاکہ ان کی زندگی میں بہتری آئے۔

ملکی ابتر حالات میں ترقی یافتہ ممالک سمیت خوشحال ممالک میں بھی انسانی سمگلنگ کی موجودگی دیکھی جاتی ہے۔ یہاں عموماً افراد بہتر معیشت کی تمنا کرتے ہیں، جیسے کہ بہتر عملی زندگی، بہتر تعلیمی سہولت، اور بہتر صحتیابی۔ اس طرح کی انسانی سمگلنگ ممکن ہوتی ہے جہاں لوگ بہتر زندگی کی تمنا کرتے ہیں اور ان کو اپنے وطن میں مواصلت فراہم نہیں ہوتی۔ انسانی سمگلنگ کے زیادہ کیسز معمولاً ملکی ابتر حالات سے وابستہ ہوتے ہیں، لیکن اس کا اثر خوشحال ممالک میں بھی محسوس ہوتا ہے۔ انسانی سمگلنگ کے موجودہ حالات اور بڑھتے ہوئے اثرات کو دیکھتے ہوئے، حکومتوں کو اس پر عمل کرنے اور اسے روکنے کیلئے مضبوط قانونی اور انسانی حقوقی بنیادیں فراہم کرنی چاہیے۔

⑧. محبت میں ناکامی

ہمارے نوجوانوں کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم اپنے پروسٹی ملک کی پیروی کرتے ہیں اور جیسا کہ میڈیا پر دیکھتے کہ لڑکا لڑکی ایک دوسرے کی محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی وہی مادیت پرستی اور بے راہ روی کا کلچر رواج پا رہا ہے۔ اور اس بے راہ روی اور مادیت پرستی کے دور میں زیادہ بینک بیلنس اور بہترین و پرکشش زندگی کو ترجیح دی جانے لگ جاتی ہے اور بسا اوقات نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ محبت میں ناکام ہو جاتے ہیں تو اس وقت بہت سے نوجوان ایسے اقدامات کر بیٹھتے ہیں جو ان کی ہلاکت کا باعث ٹھہرتے ہیں اسی وجہ سے بہت سے نوجوان انسانی اسمگلر کا شکار ہوئے ہیں۔

انسانی اسمگلنگ کا تدارک شریعہ اسلامیہ کے تناظر میں

زندگی اللہ تعالی کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے۔ یہ نعمت تمام دیگر نعمتوں کے لیے بنیادی اور اہم ہے، کیونکہ انسان کا جسم اس کی ذاتی ملکیت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالی کی ایک عطیہ ہے، اور زندگی اس رب العالمین کی امانت ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق، کسی بھی صورت میں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے کی اجازت نہیں ہے، اور نہ ہی کسی کو یہ حق ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان کی جان کی ہلاکت کا سبب بنے۔ انسانی اسمگلنگ کا حل اسلامی شریعت کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

• ایمان باللہ اور عقیدہ آخرت

مسلمان اللہ کی ذات پر پورا ایمان رکھتا ہے، اور اس عقیدے کو اپنے دل و دماغ میں گہرائی سے سمجھتا ہے کہ ہمارا خالق، مالک، اور رزاق صرف ایک ہی اللہ تعالیٰ ہے۔ زندگی کے ہر نشیب و فراز، ہر منفی اور مثبت حالات، سب اللہ کے حکم اور رضا کے تابع ہیں۔ جب اس عقیدے کا روحانی یقین مضبوط ہوتا ہے، تو انسان کسی بھی مصیبت اور آزمائش سے ناامید نہیں ہوتا، بلکہ وہ تمام حالات میں صرف اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہے۔ اس کے تمام وعدوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے، وہ مشکلات کا سامنا کرتا ہے۔ وہ ظاہری طور پر مجبور و لاچار ہو کر بھی، اللہ کے بھروسے پر زندہ رہتا ہے۔ وہ کبھی بھی ناکام ہو کر بھی کامیابیوں کو مشاہدہ کرتا ہے۔ وہ اپنی حاجتوں کے لیے اللہ کو پکارتا ہے اور اسے اپنی جائے پناہ سمجھتا ہے۔ لیکن جب دولت ایمان سے محروم شخص، اپنی مشکلات کو اپنے ذاتی وسائل اور قوت کی بنیاد پر حل کرنے کی کوشش کرتا ہے، تو اس سے وہ حل نہیں ہوتی تو دلبر داشتہ ہو کر ایسا شخص انسانی اسمگلنگ جیسے مسئلے کا با آسانی شکار بن جاتا ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین رکھتا ہے، کبھی بھی اپنی جان کو اس طرح سے ہلاکت میں نہیں ڈالتا۔

• صبر و شکر

اس دنیا کو "دار الامتحان" ماننا چاہیے۔ اللہ رب العزت ہمیشہ اپنے بندوں کو مختلف طریقوں سے آزمارہا ہے۔ کبھی فقر، بے روزگاری، مرض، اور نامناسب حالات کے ذریعے، اور کبھی ثروت، عزت و مقام، بہترین روزگار، اور موافق حالات کے ذریعے۔ ان دونوں حالات میں، انسان کو کیسا عمل کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿" **عجبا لامر المؤمن، إن امره كله خير، وليس ذاك لاحد إلا للمؤمن إن اصابته سراء شكر، فكان خيرا له، وإن اصابته ضراء صبر، فكان خيرا له** "﴾[25] مومن کی شان عجیب ہے، جس کے ہر حالت میں بھلائی ہوتی ہے۔ یہ فضل صرف مومن کے لیے ہے۔ اگر خوشی اسے ملتی ہے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے، اور یہ اس کے لیے خیر و برکت ہے۔ اور اگر مشکلات اور تنگ دستی اسے دے دیں تو وہ صبر کرتا ہے، اور یہ بھی اس کے لیے بہتری اور بھلائی کا ذریعہ ہے۔"

صبر وہ نسخہ ہے جو انسان کو برے سے برے حالات میں بھی قلبی سکون عطا کرتا ہے۔ جب صبر کرنے والوں کے اجر و ثواب اور قرب الی اللہ کا تصور کیا جائے، تو ان برے حالات کا مقابلہ آسان ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ﴾[26] "اور البتہ ہم ضرور آزمائیں گے تم کو تھوڑے

سے ڈر سے اور بھوک سے اور مالوں کے اور جانوں کے اور میووں کے نقصان سے اور خوشخبری دو صبر کرنے والوں کو کہ جب ان کو مصیبت پہنچے تو کہیں ہم تو اللہ تعالیٰ کا ہی مال ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں ایسے ہی لوگوں پر عنایتیں ہیں اپنے رب کی طرف اور مہربانی اور یہی لوگ سیدھی راہ پر ہیں۔"

امام ترمذیؒ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:'

' یوداھلا لعافیة یوم القیامة حین یعطی اھل البلاء الثواب لو ان جلودھم کانت قرضت فی الدنیا بالمقاریض" (27)

"قیامت کے روز جب دنیا کے مصیبت زدوں کو ثواب ملے گا تو جو لوگ آرام یافتہ ہیں وہ تمنا کریں گے کہ کاش ہماری کھال دنیا میں قینچی سے کاٹ دی جاتی کہ ہمیں بھی نعمتیں ملتیں۔"

اسی طرح حدیث میں ہے کہ: "إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى"(28) یعنی صبر تو ابتدائے صدمہ میں ہوتا ہے۔

• کفایت شعاری اور ترک اسراف

فقر و تنگدستی اور معاشی بدحالی کا ایک اہم سبب بے جا اسراف اور قناعت پسندی کا فقدان ہے۔ آج کے انسان نے بہت ساری غیر اہم اور قطعاً غیر ضروری اشیاء کو بھی ضروریات زندگی میں داخل کر دیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ آمدنی اور کمائی کے نشے میں ایسا مدہوش ہو گیا ہے کہ اپنے انجام سے بھی بے خبر ہو گیا ہے۔ اپنی تخلیق اور حیات مستعار کا مقصد بھول بیٹھا ہے اور مال و دولت کے بارے میں اسلامی نظریے کو خاموش کر دیا ہے، حالانکہ اسلام کا نقطہ نظر ہے کہ انسان اس دنیا میں مسافر کی حیثیت سے رہتا ہے اور مسافر اپنا سامان سفر کم سے کم اور ہلکے سے ہلکا رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل "(29)

"یعنی دنیا میں کسی مسافر بلکہ کسی راہگزر کی طرح زندگی گزارو۔"

آج کل گھروں میں کفایت شعاری کی بجائے اسراف و تبذیر سے کام لیا جاتا ہے۔ اور بے جا مطالبات بڑھنے لگ جاتے ہیں جس کی وجہ سے گھر کا سربراہ ان کے اخراجات کو برداشت کرنے کے لیے زیادہ دولت کمانے کے لالچ میں اس طرح کے اقدامات اٹھاتا ہے.

• اسلام کی معاشی تعلیمات

اسلام نے معیشت کے لیے ایسا دائرہ کار بنایا جس میں اونچ نیچ کا وہ غیر فطری فرق ہی موجود نہیں جس سے ایک جماعت بے سرمائے دولت کی مالک بن جائے اور دوسری اس کے سامنے دست سوال پھیلا کر فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرے اور اس کے دست ظلم کا شکار

بنے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے حق معیشت و مساوات فراہم کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ﴿وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِي الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزۡقُهَا﴾[30]"اور زمین پر موجود ہر جاندار کا رزق اللہ ہی کے ذمے ہے۔"

اس آیت میں رزق اور معاش کا حقیقی تعلق صرف ذات الٰہی سے وابستہ ہونے کا بیان ہے کہ وہی ہر فرد کا کفیل ہے، اگرچہ اس کی مصلحت عام اور حکمت نام کا تقاضا یہ ہے کہ دنیا کے متنوع ماحول میں رزق کے اندر تفاوت درجات پایا جائے لیکن امارت و غربت کے فطری تنوع کے باوجود یہاں ایک فرد بھی محروم المعیشت نہ رہنے پائے اور اس عظیم مقصد کو پورا کرنے کا فریضہ نائب الٰہی یعنی خلیفہ پر عائد ہوتا ہے کہ قلمرو اسلامی میں ایک فرد ایسا بھی نہیں ہونا چاہیے جو حق معیشت سے محروم ہو جو حکومت اس منشاء الٰہی کو پورا نہ کرتی ہو وہ فاسد نظام کی حامل اور نظام عادل سے منحرف ہے۔ اگرچہ حق معیشت میں سب مساوی ہیں لیکن درجات معیشت میں مساوی نہیں ہیں اور معیشت میں درجات کا تفاوت ایک فطری امر ہے۔ قرآن پاک نے اس تفاوت درجات کو اس طرح بیان کیا ہے کہ: ﴿نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِي الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ رَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ﴾[31]"ہم نے بانٹ دی ہے ان میں روزی ان کی دنیا کی زندگانی میں اور بلند کر دیئے درجے بعض کے بعض پر۔"

اگر ہمارے ملک میں معاشی مسائل حل ہو جائیں تو اس مکروہ اور سنگین مسئلہ کا تدارک بہت جلد ممکن ہے۔ کیونکہ بہت سے مسائل صرف معاشی بدحالی کی وجہ سے جنم لیتے ہیں۔

• فنی و تکنیکی تعلیم سے آگاہی

ہنرمند افراد کسی بھی قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ بلاشبہ تعلیم انسان کو شعور اور زندگی کے آداب سکھا کر معاشرے کا قابل فخر حصہ بنا دیتی ہے مگر انسان جب تک اس تعلیم اور شعور کو بروئے کار لا کر اپنے اندر کوئی فن یا ہنر پیدا نہیں کرتا تب تک وہ اپنا انفرادی، عائلی، سماجی اور قومی فرض صحیح سے ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا۔ فنی تعلیم عصر حاضر میں کامیابی کی وہ کنجی ہے جو ایک قوم کا مستقبل اور حیثیت یکسر بدل سکتی ہے۔ تکنیکی تعلیم اور پیشہ وارانہ تربیت انسان کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتوں کو ابھار کر اسے معاشی طور پر ایک خود مختار اور مستحکم فرد بنا دیتی ہے جو اپنے لیے روزگار حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ملک اور قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

آج دنیا کو درپیش بڑے چیلنجز میں سے ایک بے روزگاری ہے۔ ترقی پذیر اور پسماندہ ممالک کے افراد اس کا خاص طور پر شکار ہو رہے ہیں جس کی ایک بڑی وجہ پیشہ وارانہ صلاحیتوں اور فنی تربیت کی کمی ہے۔ یہ دور ٹیکنالوجی کا دور ہے اور اس وقت وہی افراد اور اقوام کامیاب ہیں جنہوں نے بروقت ان جدید تقاضوں سے خود کو آراستہ کر لیا اور وقت کی رفتار کے ساتھ آگے بڑھتے رہے۔ بہت

سے نوجوان رسمی تعلیم حاصل کرنے کے باوجود روزگار سے محروم نظر آتے ہیں۔ اس لیے ہمارے معاشرہ میں بے شمار مسائل روز بروز جنم لے رہے ہیں۔ انسان فکر روزگار کی تلاش میں دربدر گھومتا ہے لیکن کوئی روزگار میسر نہیں آتا تو وہ پھر اس طرح کے اقدامات کرتا ہے۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ نے فنی اور تکنیکی تعلیم کی اہمیت کو بہت زیادہ اہمیت دی۔ نبی اکرم ﷺ ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا: "تم میں سے کسی ایک کا اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھانا یعنی لکڑیاں بیچ کر کمانا اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرے پھر اسے کوئی دے یا نہ دے"۔[32]

اگر ہم نوجوان نسل کو بہترین فنی و تکنیکی تعلیم کے مواقع فراہم کریں تو ملک کو درپیش مسائل کے ساتھ ساتھ اس انسانی سمگلنگ کے مکروہ و سنگین مسئلہ سے بھی نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ نسل نو کو بہتر فنی و تکنیکی تعلیم دے کر اسے ملازمت کا متلاشی بنانے کی بجائے ملازمت فراہم کرنے والا بنا سکتے ہیں۔

• محنت و روزگار کا فروغ

دولت پیدا کرنے کا ایک اہم اولین بنیادی اور کلیدی عامل یا ذریعہ انسان کی ذاتی محنت بھی ہے جس کے بغیر بہت سے خام حالت میں خزائن الٰہی قابل منفعت نہیں بن سکتے۔ ہمارے معاشرے میں غربت و افلاس، تنگ حالی اور آمدنی و پیداوار میں کمی کا ایک سبب اس ذریعہ دولت (محنت) سے جی چرانا ہے۔ یہ محنت سے جی چرانا کچھ تو ذاتی سستی، کاہلی اور لاپرواہی کے باعث ہوتا ہے مگر زیادہ تر اس کا باعث ذریعہ معاش کے طور پر کوئی پیشہ اختیار کرنے اور ہاتھ سے کام کرنے کو حقیر و معیوب سمجھنا ہے۔ اگر خالق کائنات نے انسان کے ساتھ ایک چھوٹا پیٹ لگایا ہے تو اس نے اس پیٹ کو بھرنے کے لئے دو ہاتھ، دو پاؤں، جسمانی قوت، سوجھ بوجھ اور دوسری مخلوق کے برعکس اسے عقلی و دماغی صلاحیتیں بھی عطا فرمائی ہیں جنہیں کام میں لا کر زمین میں پھیلے ہوئے بے شمار رزق الٰہی کو بآسانی تلاش کیا جا سکتا ہے۔ غالباً اسی لئے ارشاد ہوا:

﴿ هُوَ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِىْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖط وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴾[33]

"وُہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو نرم و مسخر کر دیا، سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو، اور اُس کے (دیے ہوئے) رِزق میں سے کھاؤ، اور اُسی کی طرف (مرنے کے بعد) اُٹھ کر جانا ہے"۔

نبی اکرم ﷺ نے محنت و مزدوری کو جو عزت اور حوصلہ افزائی و قابل رشک حد تک مقام و مرتبہ عطاء کیا ہے وہ دیگر متمدن و مہذب حقوق انسانی کے علمبرداروں کے ہاں بھی موجود نہیں ہے۔ محنت و مزدوری اور ہاتھ سے کما کر کھانے کو آپ کس قدر

ومنزلت سے دیکھتے تھے اور اس کی دنیوی واخروی برکات ودرجات کیاہیں۔اس کے لئے اکثر کتب حدیث میں موجود باب ''طلب کسب الحلال''کا مطالعہ کافی ہے۔ آپ صلی ﷺ نے بچپن میں مکہ مکرمہ کے مقام جیاد پر خود بکریاں چرا کر چرواہوں کو عزت بخشی اور بعد میں نہ صرف اس کا فخر یہ اظہار فرمایا بلکہ ذہنی اصلاح کے لئے امت کو یہ بھی بتایا کہ بکریاں چرانا کوئی معیوب اور حقیر پیشہ نہیں بلکہ یہ وہ معزز پیشہ ہے جسے ہر نبی محتشم نے اختیار فرمایا۔ ہاتھ سے کما کر کھانے کی ترغیب دیتے ہوئے نبی پاک ﷺ نے فرمایا:"ہاتھ سے کما کر کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں ہو سکتا اور (یہی وجہ ہے کہ) اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام (بادشاہ ہونے کے باوجود) ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے"۔[34] ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا:"تم میں سے کسی ایک کا اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھانا یعنی لکڑیاں بیچ کر کمانا اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرے پھر اسے کوئی دے یا نہ دے"۔[35]

فکر روزگار کی تلاش میں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال کر غیر قانونی طریقے سے بیرون ملک جانے کی بجائے انسان نبوی تعلیمات کو سامنے رکھتے ہوئے محنت ومزدوری کر کے اپنا بہترین گزر بسر کر سکتا ہے۔

• تعیشات کے بجائے سادگی کا فروغ

کسی ملک میں غربت وافلاس کا ایک بڑا سبب امراء کی عیش وعشرت پرستی ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے کوئی آدمی حتی کہ سربراہ مملکت بھی عام لوگوں کے مقابلے میں بودوباش، کھانے پینے اور دوسرے انسانی حقوق میں کوئی امتیاز نہیں رکھتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:" ایاك والتنعم فان عباد الله لیس بالمتنعمین"[36]"عیش کوشی سے بچو کیونکہ اللہ کے بندے عیش کوشی نہیں کرتے"۔عام افلاس کے زمانے میں ایک صحابی کے مکان پر بالا خانہ کو پسند نہ فرمایا۔ پیاری لخت جگر سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہ کے گھر میں دروازہ پر پردہ دیکھا تو گھر میں داخل ہونا پسند نہ فرمایا۔[37]

وطن عزیز میں عام غربت کا ایک بڑا باعث حکمرانوں، عوامی نمائندوں اور دولت مند لوگوں کی عیش کوشی اور تعیش پسند بھی ہے۔ اسلام عیش کوشی اور تعیش پسندی کی بجائے تمام معاملات زندگی میں سادگی کو پسند کرتا ہے۔ جبکہ تعیش پسندی اور عیش کوشی میں بے شمار معاشی واخلاقی نقصانات کے باعث اس کو سخت ناپسند قرار دیا گیا ہے۔

• معاشی واقتصادی ترقی کا حصول

معاشی ترقی اور خودانحصاری ہی وہ چیز ہے جس کے باعث معاشی میدان میں ترقی یافتہ دیگر اقوام کو کسی ملک کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی ہونے کا موقع نہیں مل سکتا۔ پاکستان میں آئی ایم ایف(IMF) اور ورلڈ بینک(World Bank) کی کھلم کھلا مداخلت

اور معاشی پالیسیوں میں دخل اندازی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔اس کی واحد وجہ ہماری احتیاجی ہے۔

لہٰذا معاشی و اقتصادی ترقی غربت کے خاتمہ اور خود کفالت کے لئے ضروری ہے۔ حد درجہ معاشی تفاوت اور غربت کو ختم کرنے اور ضرورت مندوں کی کم از کم بنیادی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لئے ہمیں اسلامی تعلیمات اور سیرت مصطفی ﷺ سے رہنمائی لیناہو گی۔

انسانی سمگلنگ کی روک تھام اور بین الاقوامی قانون سازی

انسانی سمگلنگ ایک ایسا سنگین جرم بن چکا ہے جو اپنی نوعیت، ضخامت اور شدت کے لحاظ سے پوری دنیا کو متاثر کر رہا ہے۔ شاید ہی دنیا کا کوئی ملک اس سے محفوظ ہو۔اس جرم کی وسعت اور پیچیدگی کے پیش نظر، کوئی ایک ملک تنہا اس پر قابو نہیں پا سکتا۔اس لیے تمام دنیا کو مل کر قومی سطح پر ایک مربوط شراکت داری کے تحت بین الاقوامی حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے۔ انسانی سمگلنگ ایک عالمی مسئلہ ہے، لہٰذا اس کی روک تھام کے لیے بھی عالمی سطح پر مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہے۔اس سنگین مسئلہ سے نجات حاصل کرنے کے لیے تمام ممالک کو باہمی تعاون کے ساتھ اس کے تدارک کی کوششوں کو بڑھانا ہو گا۔ جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرتے ہوئے اس مسئلے کی سنگینی کو سمجھنے، معلومات حاصل کرنے اور آگاہی پھیلانے کی ضرورت ہے۔ معاشرتی و سماجی حقوق کی بنیاد پر بین الاقوامی سطح پر موثر قانون سازی کرنا ناگزیر ہے۔

بین الاقوامی سطح پر اقوام متحدہ اس جرم کی روک تھام میں فعال کردار ادا کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ نے انسانی سمگلنگ کے خلاف موثر اقدامات کیے ہیں۔ اقوام متحدہ کے دفتر برائے ڈرگ اینڈ کرائم نے 6 مارچ 2009ء کو انسانی سمگلنگ کے خلاف "بلیو ہارٹ" کے نام سے ایک مہم کا آغاز کیا۔ اپریل 2010ء میں میکسیکو نے اس مہم کو قومی سطح پر اجاگر کیا۔اس مہم کا مقصد بین الاقوامی سطح پر انسانی سمگلنگ کے شکار افراد کے ساتھ اظہار یکجہتی اور اس کے انسداد کے لیے قانونی چارہ جوئی کرنا تھا۔

4 نومبر 2010ء کو اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بان کی مون نے "اقوام متحدہ کا رضاکارانہ ٹرسٹ فنڈ" جاری کیا جس کا مقصد سمگلنگ کے شکار افراد کو اخلاقی، قانونی اور مالی مدد فراہم کرنا تھا تاکہ ان افراد کو اس غلامی سے نجات دلائی جا سکے۔ انسانی سمگلنگ کی روک تھام کے لیے بین الاقوامی سطح پر پہلی بار 1949ء میں اقوام متحدہ نے ایک بین الاقوامی قانون منظور کیا جو جنسی غلامی کو روکنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ اسے "انسانی سمگلنگ اور جسم فروشی کے استحصال کے خاتمے کا 1949ء کا کنونشن ایکٹ" کہا جاتا ہے۔ اس کنونشن کا مقصد جنسی سمگلنگ کے انسداد کے لیے اقدامات کرنا تھا کیونکہ یہ عمل انسانیت کی توقیر اور وقار کے منافی تھا۔ بدقسمتی سے، اس قانون سازی سے مؤثر اقدامات نہ ہو سکے۔

عصر حاضر میں انسانی سمگلنگ کے بڑھتے ہوئے مسئلے سے نجات پانے کے لیے بین الاقوامی سطح پر مزید موثر قانون سازی کی ضرورت ہے۔ بین الاقوامی تنظیمیں اور این جی اوز انسانی سمگلنگ کی روک تھام میں اپنا فعال کردار ادا کر سکتی ہیں۔

قوانین برائے انسانی سمگلنگ

انسانی سمگلنگ کی روک تھام کے لیے بین الاقوامی سطح پر درج ذیل قوانین بنائے گئے ہیں۔

- **اقوام متحدہ کا کنونشن برائے بین الاقوامی منظم جرائم کی روک تھام (UN Convention against Transnational Organized Crime) اور اس کے پروٹوکول:** یہ کنونشن 2000ء میں اپنایا گیا جسے "پالرمو پروٹوکول" بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں انسانی سمگلنگ کے انسداد کے لیے تفصیلی اقدامات شامل ہیں۔

- **اقوام متحدہ کا کنونشن برائے انسانی حقوق (Universal Declaration of Human Rights):** یہ کنونشن 1948ء میں اپنایا گیا جس میں انسانی وقار اور حقوق کے تحفظ کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔

- **اقوام متحدہ کا کنونشن برائے بچوں کے حقوق (Convention on the Rights of the Child):** یہ کنونشن 1989ء میں اپنایا گیا جس میں بچوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے اقدامات شامل ہیں، جن میں بچوں کی سمگلنگ کی روک تھام بھی شامل ہے۔

- **انسانی سمگلنگ اور جسم فروشی کے استحصال کے خاتمے کا کنونشن ایکٹ 1949ء (Convention for the Suppression of the Traffic in Persons and of the Exploitation of the Prostitution of Others):** یہ کنونشن جنسی سمگلنگ کے انسداد کے لیے بنایا گیا تھا۔

بین الاقوامی سطح پر قوانین اور مشترکہ کوششوں کے ذریعے انسانی سمگلنگ کے مسئلے کا مؤثر حل ممکن ہے۔ دنیا بھر کی حکومتوں، تنظیموں، اور عوام کو مل کر اس سنگین جرم کے خاتمے کے لیے جدوجہد کرنی ہو گی۔

نتائج بحث

انسانی سمگلنگ ایک سنگین جرم ہے جو نہ صرف انسانیت کے وقار کی خلاف ورزی کرتا ہے بلکہ سماجی توازن اور امن وامان کو بھی متاثر کرتا ہے۔ ضلع قصور، پاکستان کا ایک اہم علاقہ ہے جو اس مسئلے سے متاثر ہو رہا ہے۔ اس مقالے میں انسانی سمگلنگ کے اسباب، اس کے اثرات اور شریعت اسلامیہ کے تناظر میں اس کا تدارک کا جائزہ لیا گیا، اس ضمن میں جو انسانی سمگلنگ کے پس پردہ اسباب نظر

آئے وہ حسب ذیل ہیں۔

- **غربت اور بے روزگاری:** اقتصادی مشکلات کی وجہ سے لوگ بہتر مستقبل کی تلاش میں خطرناک راستے اختیار کرتے ہیں۔
- **تعلیم کی کمی:** تعلیمی فقدان کی وجہ سے لوگ آسانی سے سمگلنگ کا شکار بن جاتے ہیں۔
- **سماجی عدم استحکام:** سماجی بے چینی اور ناانصافی بھی لوگوں کو سمگلنگ کی طرف دھکیلتی ہے۔
- **قانونی کمزوری:** کمزور قانونی نظام اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ناقص کارکردگی انسانی سمگلنگ کو بڑھاوا دیتی ہے۔

اور اس انسانی سمگلنگ کی وجہ سے معاشرے پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

- **انسانی حقوق کی خلاف ورزی:** سمگلنگ کے شکار افراد کے حقوق پامال ہوتے ہیں۔
- **سماجی بگاڑ:** انسانی سمگلنگ سے سماج میں عدم اعتماد اور عدم تحفظ کی فضا پیدا ہوتی ہے۔
- **خاندانی نظام کی تباہی:** متاثرہ افراد کے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں اور ان کی زندگی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔
- **انسانی زندگی کا ضیاع:** اس مکرہ فعل کی وجہ سے بہت سے انسان اپنی زندگی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

شریعت اسلامیہ کے تناظر میں انسانی سمگلنگ کا تدارک اس طرح سے ممکن ہے کہ:

- **تعلیم اور شعور کی بیداری:** اسلام میں تعلیم کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ تعلیم کے ذریعے شعور پیدا کیا جائے۔
- **غربت کا خاتمہ:** اسلامی اصولوں کے مطابق زکوٰۃ اور صدقات کے ذریعے غربت کا خاتمہ کیا جائے۔
- **عدالتی نظام کی بہتری:** اسلامی عدل وانصاف کے اصولوں پر مبنی عدالتی نظام کو مضبوط کیا جائے۔
- **اخلاقی تربیت:** اسلامی تعلیمات کے مطابق اخلاقی تربیت اور کردار سازی پر زور دیا جائے۔
- **فنی و تکنیکی تعلیم:** ملک میں پڑھے لکھے نوجوانوں کو رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ فنی اور تکنیکی تعلیم بھی ضرور دی جائے۔ اور اسی طرح ان پڑھ افراد کے لیے فنی تعلیم کے مواقع زیادہ سے زیادہ فراہم کیے جائیں۔

انسانی سمگلنگ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جس کا حل تعلیم، شعور اور اسلامی اصولوں کی روشنی میں ممکن ہے۔ ضلع قصور اور پاکستانی سماج میں انسانی سمگلنگ کے تدارک کے لیے مربوط اقدامات کی ضرورت ہے تا کہ معاشرتی استحکام اور انسانی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔ یہ مطالعہ ایک تجزیاتی جائزہ فراہم کرتا ہے جس میں انسانی سمگلنگ کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے اور شریعت اسلامیہ کے تناظر میں اس کے تدارک کے لیے قابل عمل تجاویز دی گئی ہیں۔

تجاویز و سفارشات

- موثر اور بروقت اقدامات کو بروئے کار لا کر انسانی اسمگلنگ کے بڑھتے ہوئی ہوئی شرح میں کمی لائی جاسکتی ہے۔
- انسانی سمگلنگ کے پس پردہ عوامل واسباب کے ادراک سے ممکنہ حل تلاش کیا جاسکتا ہے۔
- ایسے عناصر جو انسانی اسمگلنگ کا باعث بنتے ہیں ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کی آگاہی پیدا کی جائے گی۔
- **شعور بیداری اور تعلیم:** حکومت اور غیر سرکاری تنظیمیں مل کر تعلیمی پروگراموں کا آغاز کریں جو انسانی سمگلنگ کے خطرات اور نقصانات کے بارے میں آگاہی فراہم کریں۔
- **مدارس اور مساجد کا کردار:** دینی مدارس اور مساجد کو انسانی سمگلنگ کے بارے میں شعور بیدار کرنے کے لیے استعمال کیا جائے، جمعہ کے خطبات میں اس مسئلے کو شامل کیا جائے۔
- **میڈیا کا استعمال:** الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعے آگاہی مہمات چلائی جائیں۔
- **سخت قوانین کا نفاذ:** انسانی سمگلنگ کے خلاف سخت قوانین نافذ کیے جائیں اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔
- **FIA اور دیگر اداروں کی تربیت:** فیڈرل انویسٹیگیشن ایجنسی (FIA) اور پولیس کے افسران کو انسانی سمگلنگ کے مسائل اور ان کے حل کے بارے میں مخصوص تربیت دی جائے۔
- **فوری اور سخت سزائیں:** انسانی سمگلنگ کے مرتکب افراد کو فوری اور سخت سزائیں دی جائیں تاکہ عبرت کا باعث بنیں۔
- **غربت کے خاتمے کے اقدامات:** حکومت غربت کے خاتمے کے لیے مؤثر اقدامات کرے، جیسے کہ روزگار کے مواقع پیدا کرنا اور غریب خاندانوں کی مدد کرنا۔
- **مائیکروفنانس پروگرام:** غریب خاندانوں کو مالی مدد فراہم کرنے کے لیے مائیکروفنانس پروگرام شروع کیے جائیں۔
- **متاثرین کی بحالی مراکز کا قیام:** انسانی سمگلنگ کے متاثرین کے لیے بحالی مراکز قائم کیے جائیں جہاں انہیں طبی، نفسیاتی اور معاشرتی مدد فراہم کی جائے۔
- **قانونی مدد:** متاثرین کو قانونی مدد فراہم کی جائے تاکہ وہ انصاف حاصل کرسکیں اور دوبارہ اس جال میں نہ پھنسیں۔
- **بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ تعاون:** بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ تعاون بڑھایا جائے تاکہ انسانی سمگلنگ کے خلاف عالمی سطح پر مشترکہ کوششیں کی جاسکیں۔
- **سرحدی نگرانی میں اضافہ:** سرحدی نگرانی کو مضبوط کیا جائے تاکہ غیر قانونی سمگلنگ کو روکا جاسکے۔

- **FIA اور دیگر اداروں میں تربیتی پروگرام:** تمام متعلقہ اداروں کے عملے کے لیے خصوصی تربیتی پروگرامز کا انعقاد کیا جائے تاکہ وہ انسانی سمگلنگ کے مسائل کو بہتر طور پر سمجھ سکیں اور ان سے نمٹ سکیں۔
- **رابطے کی بہتری:** مختلف اداروں کے درمیان بہتر رابطے اور تعاون کو فروغ دیا جائے تاکہ معلومات کے تبادلے اور کارروائیوں میں ہم آہنگی پیدا ہو۔
- **عوامی شکایات کا نظام:** ایک مؤثر عوامی شکایات کا نظام قائم کیا جائے جہاں لوگ بغیر کسی خوف کے انسانی سمگلنگ کے واقعات کی اطلاع دے سکیں۔
- **تحقیقات کی تیز رفتاری:** انسانی سمگلنگ کے کیسز کی تحقیقات کو تیز رفتار اور مؤثر بنایا جائے تاکہ جلد سے جلد انصاف ہو سکے۔
- **معلومات کی فراہمی:** مختلف ادارے انسانی سمگلنگ کے بارے میں معلومات فراہم کریں اور عوام کو اس بارے میں آگاہ کریں کہ وہ کیسے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔
- **جامع پالیسی دستاویز:** ایک جامع پالیسی دستاویز تیار کی جائے جو انسانی سمگلنگ کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرے اور اس کے تدارک کے لیے واضح حکمت عملی فراہم کرے۔
- **متعدد اداروں کی شمولیت:** پالیسی کی تشکیل میں مختلف اداروں، غیر سرکاری تنظیموں، اور متعلقہ ماہرین کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔
- **مسلسل جائزہ اور بہتری:** پالیسی کے نفاذ کے بعد اس کا مسلسل جائزہ لیا جائے اور ضرورت کے مطابق اس میں بہتری لائی جائے۔
- **انسانی سمگلنگ پر بنی ڈاکومنٹری فلم:** انسانی اسمگلنگ کی یاڈنگی پر مبنی ڈاکومنٹری فلم تیار کی جائیں اور اس کے علاوہ ملکی سطح پر اس طرح کی فلم تیار کی جائیں جن کے ذریعے اس مسئلے کی سنگینی کو اجاگر کیا جاسکے اور اس کی کمی میں مدد و معاون ثابت ہو سکیں۔

یہ تجاویز اور سفارشات انسانی سمگلنگ کے تدارک کے لیے ایک جامع اور مؤثر حکمت عملی فراہم کرتی ہیں۔ جو پاکستانی سماج سے اس مسئلے کا خاتمہ کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات

[1]-h ttps://icat.un.org/, 20 May 2022, Vistied Site date, 10-11-2023.

[2]۔البخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا،(بیروت:دار المعرفۃ،1998ء)رقم الحدیث:2227 ۔

Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Bāb Ithm Man Bāʿa Ḥurran, (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1998), Raqm al-Ḥadīth: 2227.

[3]- https://www.dw.com/ur, Visited site date: 01-01-2024.

[4] - https://www.urduvoa.com/a/us-human-trafficking-13jun10-96238984/1126315.html

[5]-Umar Cheema, "US improves Pakistan's ranking on human trafficking," The News, June 30, 2018, https://www.thenews.com.pk/print/335431-us-improves-pakistan-s-ranking-on-human-trafficking-

[6]- Aljazeera, "More than 600 Pakistani girls 'sold as brides'to China,"December5,2019,

[7] - https://fia.gov.pk/infoact2019.

[8] - https://fia.gov.pk/infoact2019.

[9]النساء:4:29۔

Al-Nisāʾ 4:29.

[10]البقرۃ: 195:2۔

Al-Baqarah 2:195

[11]البخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،کتاب الطب، باب شرب السمّ والدوائبہ.(بیروت:دار المعرفۃ،1998ء) رقم الحدیث:5778۔

Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Ṭibb, Bāb Shurb al-Samm wa al-Dawāʾibah, (Beirut: Dār al-Maʿrifah, 1998), Raqm al-Ḥadīth: 5778.

[12]رحمانی، خالد سیف اللہ، مولانا، **جدید فقہی مسائل**،(کراچی: زمزم پبلیشرز اردو بازار،2010ء)،ج5،ص16۔

Raḥmānī, Khālid Sayf Allāh, Mawlānā, *Jadīd Fiqhī Masāʾil*, (Karāchī: Zamzam Publishers Urdu Bāzār, 2010), jild 5, ṣafḥah 16.

[13]۔المائدۃ:23:5

.Al-Māʾidah 5:23

[14]البقرۃ:178:2۔

Al-Baqarah 2:178

[15]المائدۃ:5:23۔

Al-Māʾidah 5:23

[16]بنی اسرائیل:17:33۔

Banī Isrāʾīl 17:33

[17]النساء:4:93۔

Al-Nisāʾ 4:93

[18]النسائی، امام عبدالرحمن احمد بن شعیب، السنن ،کتاب تحریم الدم ، بَابُ : تَعْظِيمِ الدَّمِ (لاہور: مکتبہ بیت السلام، 2016ء)، رقم الحدیث:3991۔

Al-Nasāʾī, Imām ʿAbd al-Raḥmān Aḥmad ibn Shuʿayb, ***Al-Sunan***, Kitāb Taḥrīm al-Dam, Bāb: Taʿẓīm al-Dam, (Lāhawr: Maktabah Bayt al-Salām, 2016), Raqm al-Ḥadīth: 3991.

[19]سنن النسائی، رقم الحدیث:3992۔

Sunan al-Nasāʾī, Raqm al-Ḥadīth: 3992.

[20]الترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی، جامع الترمذی، کتاب الدیات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدَةً، رقم الحدیث:1403۔

Al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, ***Jāmiʿ al-Tirmidhī***, Kitāb al-Diyāt ʿan Rasūl Allāh Ṣallā Allāh ʿalayhi wa sallam, Bāb Mā Jāʾa Fīmān Yaqtulu Nafsan Muʿāhadah, Raqm al-Ḥadīth: 1403.

[21]مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، كِتَاب الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ، باب الْمُجَازَاةِ بِالدِّمَاءِ فِي الآخِرَةِ وَأَنَّهَا أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رقم الحدیث:4381

Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, ***Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ***, Kitāb al-Qasāmah wa al-Muḥāribīn wa al-Qiṣāṣ wa al-Diyāt, Bāb al-Mujāzah bi al-Dimāʾ fī al-Ākhirah wa annahā Awwal Mā Yuqḍā Fīh Bayn al-Nās Yawm al-Qiyāmah, Raqm al-Ḥadīth: 4381.

[22]القزوینی، امام ابوعبدالله محمد بن یزید ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب حرمة دم المؤمن وماله، (بیروت: داراحیاء التراث ، س ن)، رقم الحدیث:3932۔

Al-Qazwīnī, Imām Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Yazīd ibn Mājah, *Sunan Ibn Mājah*, Kitāb al-Fitan, Bāb Ḥurmat Dam al-Muʾmin wa Mālihi, (Bayrūt: Dār Iḥyāʾ al-Turāth, s.n.), Raqm al-Ḥadīth: 3932.

[23] الطبرانی،ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الأوسط، 5(بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1983ء) ج:5، ص :86، رقم الحدیث : 4749۔

Al-Ṭabarānī, Abū al-Qāsim Sulaymān ibn Aḥmad ibn Ayyūb, *Al-Muʿjam al-Awsaṭ*, 5 (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1983), jild 5, ṣafḥah 86, raqm al-ḥadīth: 4749.

[24] البیہقی، احمد بن حسین بن علی،شعب الإیمان،(بیروت:دار الکتب العلمیہ،2017ء)،ج:5،ص:267،رقم الحدیث:6612۔

Al-Bayhaqī, Aḥmad ibn Ḥusayn ibn ʿAlī, *Shuʿab al-Īmān*, (Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 2017), jild 5, ṣafḥah 267, raqm al-ḥadīth: 6612.

[25] مسلم بن الحجاج القشیری،الجامع الصحیح ،کتاب الزهد و الرقائق، باب الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ،(ریاض:دار السلام،1999ء)، رقم الحدیث:7500۔

Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Zuhd wa al-Raqāʾiq, Bāb al-Muʾminu Amruhu Kulluhu Khayr, (Riyāḍ: Dār al-Salām, 1999), raqm al-ḥadīth: 7500.

[26] البقرۃ:2:155۔

Al-Baqarah 2:155

[27] الترمذی، ابو عیسی ، محمد بن عیسی،الجامع الترمذی ، باب یوم القیامة و ندامة المحسن،(ریاض: دار السلام، 1999ء)، رقم الحدیث:2402۔

Al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, *Al-Jāmiʿ al-Tirmidhī*, Bāb Yawm al-Qiyāmah wa Nadāmah al-Muḥsin, (Riyāḍ: Dār al-Salām, 1999), raqm al-ḥadīth: 2402.

[28] البخاری،ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب زیارة القبور،رقم الحدیث:1202۔

Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Bāb Ziyārah al-Qubūr, raqm al-ḥadīth: 1202.

[29] البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،باب کن فی الدنیا کانک غریب،رقم الحدیث:6416۔

Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Bāb Kān fī al-Dunyā Kank Ghurīb, raqm al-ḥadīth: 6416.

[30] الھود11:6

Hūd 11:6.

[31] الزخرف:43:32۔

Al-Zukhruf 43:32.

[32] البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،کتاب الزکوٰۃ ایضاً، رقم الحدیث:1042۔

Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Zakāh, raqm al-ḥadīth: 1042.

[33] الملک:15:67۔

Al-Mulk 67:15.

[34] البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،کتاب الزکوٰۃ،رقم الحدیث:1205۔

Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Zakāh, raqm al-ḥadīth: 1205.

[35] البخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح، كِتَاب الشُّرْبِ والْمُسَاقَاةِ، بَابُ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَإِ، رقم الحدیث:2374۔

Al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ*, Kitāb al-Shurb wa al-Musāqāh, Bāb Bayʿ al-Ḥaṭab wa al-Kalʿ, raqm al-ḥadīth: 2374

[36] ولی الدین تبریزی، ابو عبداللہ، محمد بن عبد اللہ،مشکوٰۃ المصابیح ،کتاب الرقاق, باب فضل الفقراء،(لاہور: مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، س۔ن) رقم الحدیث:5262۔

Wali al-Dīn Tabrīzī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn ʿAbd Allāh, *Mishkāt al-Maṣābīḥ,* Kitāb al-Riqāq, Bāb Faḍl al-Fuqarāʾ, (Lāhawr: Maktabah Raḥmānīyah Urdu Bāzār, s.n.), raqm al-ḥadīth: 5262.

[37] السجستانی، ابوداؤد سلیمان بن اشعث،السنن ،کتاب اللباس،(دار التاصیل، 2015ء) رقم الحدیث:4149

Al-Sijistānī, Abū Dāwūd Sulaymān ibn Ashʿath, *Al-Sunan*, Kitāb al-Libās, (Dār al-Tāṣīl, 2015), Raqm al-Ḥadīth: 4149.